بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۸ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۸ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ایمان کی ساٹھ ستّر شاخوں میں سب سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے

یہ قرآن پاک کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز پر خدا کو مقدّم کیا جائے

ارشادِ باری تعالیٰ

کَلِمَةً طَیِّبَةً کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ (ابراھیم ۲۵)

ترجمہ:۔ کلمہ طیّبہ اس پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ (مضبوطی کے ساتھ) قائم ہوتی ہے اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّ سِتُّوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (بخاری)

ترجمہ:۔ ایمان کی کچھ اوپر ستّر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں ان میں سے سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کرتا ہے کہ میرا معبود بجز خدا کے اور کوئی نہیں۔ اِلٰہ ایک عربی لفظ ہے اور اس کے معنے معبود اور محبوب اور اصل مقصود کے ہیں۔ یہ کلمہ قرآن شریف کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ اکثر لمبی کتابوں کا یاد کرنا ہر ایک کے واسطے مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس نے ایک مختصر سا کلمہ بتا دیا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ جب تک خدا کو مقدّم نہ کیا جاوے، جب تک خدا کو معبود نہ بنایا جائے، جب تک خدا کو مقصود نہ ٹھہرایا جائے انسان کو نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔۔۔ خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا وہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درحقیقت اس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دل میں داخل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عظمت پورے رنگ کے ساتھ ان کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے وہ جنّت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے اور کوئی اس کا پیارا نہیں رہتا بجز خدا کے کوئی اس کا معبود نہیں رہتا اور بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب باقی نہیں رہتا۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ تا ۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ نزلہ زکام اور کھانسی کے علاوہ سر میں شدید درد ہے۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ملتان سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع وہاڑی اچانک بیمار ہو گئے ہیں ان کو علاج کی غرض سے ملتان کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ظہور احمد ناظر دیوان)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم مصلح موعود

۲۰ فروری کو تین بجے سہ پہر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے احاطہ میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہو گا، انشاء اللہ ربوہ کی بہنیں اور ناصرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

یومِ مصلح موعود

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۰ تبلیغ (فروری) کو پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جلسے منعقد کریں۔ اگر اس دن جلسہ منعقد کرنے میں کوئی دِقّت ہو تو اپنے حالات کے لحاظ سے کسی اور قریب کی تاریخ میں منعقد کر سکتے ہیں۔ ان جلسوں میں اس عظیم الشان نشان کی تفصیلات سے احباب کو آگاہ کریں۔ ان جلسوں کی رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۱۸ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت سے محرومی کا ایک بڑا اور بنیادی سبب

اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور گمراہی کی راہوں کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ ہدایت اور گمراہی کے فرق کو جانتے ہوئے بھی ہدایت کی راہوں کو چھوڑ کر گمراہی کی راہوں پر چلنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ان کی عقلوں پر پردہ کیوں پڑ جاتا ہے؟ سلامتی کی راہوں کو چھوڑ کر وہ تباہی کے راستہ پر کیوں چلنے لگتے ہیں؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہی دیا ہے جس میں اس نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ ہدایت اور گمراہی کے باہمی فرق کو اچھی طرح واضح کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝"
(البقرہ آیت ۲۵۷)

ترجمہ:۔ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں ہدایت اور گمراہی کا (باہمی) فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔ پس (سمجھ لو کہ) جو شخص اپنی مرضی سے نیکی سے روکنے والے (کی بات ماننے) سے انکار کرے اور اللہ پر ایمان رکھے تو اس نے (ایک) نہایت مضبوط قابلِ اعتماد چیز کو جو (کبھی) ٹوٹنے کی نہیں مضبوطی سے پکڑ لیا اور اللہ بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتانے سے قبل کہ ہدایت اور گمراہی کا فرق اچھی طرح ظاہر ہو چکا ہے ایک بنیادی بات کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں ہے۔ یعنی انسان کو یہ آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے چاہے تو ہدایت کے راستہ کو اختیار کرے اور اپنی مرضی سے اگر چاہے تو گمراہی کے راستہ پر چل نکلے۔ دوسری بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جو شخص اپنی مرضی سے ہدایت کی راہ پر چلنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ کی رو سے نیکی سے روکنے والے کی بات پر کان نہ دھرے اور جو کچھ وہ کہے اس کو ماننے سے انکار کر دے۔ جب تک وہ نیکی سے روکنے والے کی بات کو ماننے سے انکار نہیں کرے گا اسے ہدایت کی راہ کو اختیار کرنے اور اس پر گامزن رہنے کی توفیق نہیں ملے گی۔ جب بھی وہ نیکی سے روکنے والے کی بات کو ماننے پر آمادہ ہوگا اس کا راہِ ہدایت سے بھٹکنا یقینی ہو جائے گا۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ نیکی سے روکنے والا کون ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ وہ ہر انسان کے اندر موجود ہوتا ہے اور وہ ہے اس کا اپنا نفس اور اس میں پیدا ہونے والی گری ہوئی خواہشات۔ یہ نفس کی گری ہوئی خواہشات ہی ہوتی ہیں جو انسان کو نیکیاں بجا لانے سے روکتی ہیں اور جو انسان انہیں دبانے کی بجائے ان کے اشاروں پر چلنے لگے تو پھر وہ ہدایت کے راستہ پر گامزن نہیں رہتا۔ بلکہ گمراہی کے راستوں پر چلنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بطور مثال ایک ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جسے اولاً ہدایت کی راہ پر گامزن ہونے کی توفیق ملی لیکن پھر ایسا ہوا کہ اس نے اپنی مرضی سے نفسانی خواہشات کی پیروی شروع کر دی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گمراہ ہی نہیں ہوا بلکہ انسانیت کے دائرہ سے خارج ہو کر ذلیل جانوروں کے زمرہ میں جا شامل ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ نفسانی خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں راہِ ہدایت سے بھٹکنے اور گمراہی کی راہیں اختیار کرنے والے ایسے شخص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝"
(الاعراف آیات ۱۷۶ ۔ ۱۷۷)

ترجمہ:۔ اور انہیں اس شخص کے حالات پڑھ کر سنا جس کو ہم نے اپنے نشانات دیئے تھے (یعنی راہ ہدایت کی طرف جس کی رہنمائی کی تھی) پھر وہ ان سے پھسل کر الگ ہو گیا تھا۔ پس شیطان اس کے پیچھے چلا اور وہ گمراہوں میں جا شامل ہوا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان نشانوں کے ذریعہ سے اونچا کر دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جا گرا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑا۔ پس اس کی حالت اس کتے کی حالت کی طرح بنے جسے (مارنے کے لئے) تو (کوئی چیز) اٹھائے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے یہی حال اس قوم کا ہے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ پس تو یہ حالات ان کو سنا تاکہ وہ کچھ سوچیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جو چیز انسان کو ہدایت سے ہٹا کر گمراہ کرتی ہے وہ اس کی نفسانی خواہشیں ہی ہوتی ہیں۔ جب انسان نفس کی گری ہوئی خواہشات کے پیچھے چلنے لگتا ہے تو پھر شیطان بھی اس کا پیچھا کرتا ہے اور اسے نفسانی خواہشات کا غلام بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا اس طرح وہ گمراہ تو ہوتا ہی ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ نفسانی خواہشات کو ہی وہ اپنا معبود بنا لیتا ہے اور جس طرح کتا ہر وقت ہانپتا رہتا ہے اسی طرح وہ بھی ان نفسانی خواہشات کی تکمیل میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے اور کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نفسانی خواہشات کے اسیر کو خواہ وہ زبانی اقرار کی رو سے اپنے آپ کو مومن ہی کیوں نہ سمجھتا ہو بڑے درجے کا گمراہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝" (القصص آیت ۵۱)

ترجمہ:۔ اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہے جو اللہ کی ہدایت کو نظرانداز کر کے اپنی خواہش کے پیچھے چلتا ہے۔ اللہ یقیناً ظالم قوم کو کامیابی کا رستہ نہیں دکھاتا۔

جو لوگ اس درجہ نفسانی خواہشات کے غلام بن جائیں کہ انہیں ہی اپنا معبود بنا لیں ان کا دوبارہ ہدایت کی راہ پر آنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝"
(الجاثیہ آیت ۲۴)

ترجمہ۔ کیا تو نے اس شخص کی حالت پر بھی غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنایا ہے۔ اور اللہ نے اس کو (اپنے) علم کامل کی بنا پر گمراہ قرار دیا ہے اور اس کے کانوں اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ سو اب اللہ کے (اس فعل کے) بعد اس کو کون ہدایت دے سکے گا؟ کیا تم نصیحت نہیں حاصل کرتے؟

پس ایک دفعہ ہدایت پانے کے بعد انسان کو دوبارہ گمراہی کی طرف لے جانے والی اس کی نفسانی خواہشات ہی ہوتی ہیں۔ ایسا شخص جو اپنی نفسانی خواہشات کا غلام بن جائے اور اس غلامی کی وجہ سے اپنی نفسانی خواہشات کو ہی اپنا معبود بنا لے وہ کان، آنکھ اور دل رکھنے کے باوجود سننے دیکھنے اور سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کی صلاحیت سے عاری ہو جاتا ہے اور جب بحیثیت مجموعی کوئی قوم اپنی نفسانی خواہشات کی غلام بن جائے تو پھر اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا وہ لاکھ اپنے آپ کو ہدایت یافتہ سمجھے وہ فی الاصل ہدایت سے کوسوں دور ہوتی ہے۔ معاشرتی اور سماجی برائیاں اس میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ معاشرتی اور سماجی برائیوں کا سیلاب بلاخیز ہی اس کی ہدایت سے محرومی کا سب سے بڑا ثبوت ہوتا ہے۔

جو قوم محض ہدایت یافتہ کہلانا ہی نہیں بلکہ عملاً ہدایت کی راہ پر گامزن ہونا چاہتی ہے اس کے لئے از بس ضروری ہوتا ہے کہ وہ نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچے اور ہر دم اس بات پر نظر رکھے کہ خدا کیا چاہتا ہے اور اس کی رضا کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدِ حاضر اور فیضانِ نبوّتِ محمدیہ

(تقریر مکرم محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء)

(۲)

میرے دوستو! عہدِ حاضر میں ان تمام تفصیلات اور علامات کے مطابق جن کا بہت مختصر سا نقشہ میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اصلاح دنیا اور احیائے دین اور اقامتِ شریعت کے لئے مبعوث ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ نبیؐ پاک کی برکات کا یہ سب سے بڑا ثبوت اور آپ کے فیضان کا یہ سب سے بڑا اثر ہے۔ اور درحقیقت میری تقریر کا ماحصل بھی یہی ہے کہ

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مسیح موعود کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کا اظہار یوں فرمایا کہ وہ میری قبر میں میرے ساتھ دفن ہوگا۔ نیز فرمایا کہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کے اوّل میں میں ہوں اور جس کے آخر میں مسیح موعود ہوگا۔ اور پھر امت کو یہ بھی تاکید فرمائی کہ جب وہ موعود آئے تو خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں پر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے تم ضرور اس تک پہنچو۔ اور اس کی خدمت میں حاضری دو اور میرا سلام اسے پہنچاؤ۔

یہ ہے تو ایک ضمنی بات۔ لیکن ایک عجیب نکتہ ہے۔ جسے بیان کرنے سے میں رہ نہیں سکتا۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس مسیح کو حضورؐ نے اپنا سلام بھجوایا ہے۔ اس سے مراد مسیح ناصری ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ ان کے ساتھ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات شبِ معراج کو ہو چکی تھی۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح امتِ محمدیہ ہی سے پیدا ہونے والا کوئی وجود ہے۔ جس کی ملاقات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ابھی نہیں ہوئی۔ اور جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد عالم وجود میں آنا تھا۔ ورنہ مسیح ناصری جو بقول عام لوگوں کے آسمان پر نبیوں کے درمیان موجود ہیں۔ وہ خود حضورؐ سے مل کر آ رہے ہوں گے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ آتے وقت امت کے نام حضورؐ کا سلام اور دعائیں لے کر آتے۔ نہ یہ کہ جب وہ یہاں آئیں تو یہاں کے لوگ حضورؐ کا سلام ان کو پہنچائیں۔

بہر حال یہ سب امور ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہرگز ہرگز کوئی معمولی یا اتفاقی واقعہ نہیں بلکہ حقیقتاً خدائی وعدوں کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان اور آپ کی برکات کا یہ سب سے بڑا اظہار ہے۔

اس وقت اسلام کے سوا دنیا میں اور بھی بہت سے مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان کے ماننے والے بھی ہیں۔ وہ اپنی ہدایت اصلاح اور ترقی کے لئے کسی مامور کے منتظر اور ضرورت مند بھی ہیں۔ اور اس کے لئے روتے اور دعائیں بھی کرتے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ آج ان میں سے کوئی بھی اپنے مذہب کی تجدید یا اصلاحِ خلق کے لئے مامور اور مصلح ہونے کا دعویدار نہیں۔ نہ ہندوؤں میں سے کوئی اس وقت اس بات کا ادعا کرتا ہے۔ نہ بدھوں میں کوئی اس بات کا دعویدار ہے۔ نہ پارسیوں سے کوئی اس وقت کھڑا ہوتا ہے۔ نہ یہودیوں میں سے کوئی اس وقت اٹھتا ہے نہ عیسائیوں میں سے کوئی بولتا ہے۔

کیوں؟ صرف اس لئے کہ ان کے مذاہب درحقیقت روحانیت اور زندگی سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور ان کے نبیوں کا فیض اب باقی نہیں رہا۔ ہاں صرف اور صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ہی جاری ہے۔ اور آپؐ کا ہی غلام اور خادم کہتا ہے کہ خدا نے مجھے اس زمانہ میں اصلاحِ خلق کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور میں نے جو کچھ پایا ہے۔ اپنے آقا سے پایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

مصطفےٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ ہی ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ عالیہ کے سمندر میں ایک خاص تموج محسوس کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ

ہو چکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

تحریک احمدیت کی شکل میں سرورِ کائنات کی شانِ جمالی کے عالمگیر ظہور کا عظیم الشان آغاز ہو گیا۔ اور یہ حقیقت بھی واضح ہوتی چلی گئی۔ کہ مقامِ محمدیت کس قدر ارفع و اعلیٰ ہے۔ اور اس کا فیضان کتنا وسیع ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کی طرف دنیا کو توجہ دلائی۔ اور فرمایا:۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر علومِ غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذہب مُردے ان کے خدا مُردے اور خود وہ تمام پیرو مُردے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں۔"

اے نادانو! تمہیں مُردہ پرستی میں کیا مزہ ہے۔ اور مُردار کھانے میں کیا لذت؟ آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ وہ زندہ خدا کہاں ہے۔ اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے۔ اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے۔"

حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضانِ عالیہ کا ایک اور عظیم الشان اثر یہ ہے کہ مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہوتے ہی لوگوں میں ایک عظیم روحانی تبدیلی پیدا ہو گئی۔ ان کی توجہ پھر اپنے خالق کی طرف پھر گئی۔ اور جس غرض کے لئے ہمارے آقا مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں مبعوث ہوئے تھے۔ اس کے پورا ہونے کا آغاز ہو گیا۔ مذہب کی اصل اور حقیقی غرض بھی یہی ہے اور خدا کے انبیاء تو دنیا میں آتے ہی اس لئے ہیں کہ بندوں کا تعلق خدا سے ہو جائے۔ وہ خدا سے محبت کریں اور خدا ان سے محبت کرے اور اس کے ثبوت اور اظہار کے طور پر ان سے کلام کرے۔ ان کو الہام اور وحی اور رؤیا و کشوف اور سچی خوابوں کی نعمت سے نوازے ان کی دعاؤں کو سنے۔ انہیں اپنا چہرہ دکھلائے اور اس طرح ان کو اپنی ہستی کا ثبوت دے۔

اللہ تعالےٰ نے تو اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝

(حٰم السجدۃ آیت ۳۱)

کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ اور پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم رہتے ہیں۔ ان پر فرشتے نازل ہوں گے جو انہیں تسلی دیں گے کہ خوف مت کرو اور غم نہ کھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اور خوش ہو جاؤ کہ یہی دنیا نہیں بلکہ تمہاری آخرت بھی خوشگوار ہوگی۔ اور تم اس جنت میں داخل کئے جاؤ گے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد درحقیقت مومنوں کے لئے ایک عظیم اور دائمی وعدہ ہے۔ یہ گویا ان کے ایمان کی ایک زندہ علامت ہے کہ فرشتے ان پر نازل ہوں۔ اور انہیں اپنے خدا کی طرف سے تسلی دیں۔ اسی چیز کا نام الہام اور وحی اور خدا کا اپنے بندوں سے ہمکلام ہونا ہے۔ جس مذہب کے ماننے والوں میں یہ بات نہیں۔ وہ مذہب درحقیقت زندہ نہیں بلکہ مُردہ ہے۔ عہدِ حاضر میں لوگ اس بات کو بھول چکے تھے۔ خدا کی صفات میں تعطل سمجھ کر اس کے

ستقل ہونے کا انکار کر بیٹھے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ جو کچھ خدا نے الہام کرنا تھا وہ پہلوں کو کر چکا۔ اور اب وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہو چکا ہے۔ الہام ان کے نزدیک کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔ اور جو تھوڑے بہت اس کے قائل بھی تھے۔ ان کے نزدیک یہ محض دل کے خیالات کا نام تھا اور رؤیا اور کشوف ان کے نزدیک واہمہ اور بے حقیقت چیز تھی۔ دعا ان کے نزدیک ایک موہوم اور بے اصل شے ہو چکی تھی یا زیادہ سے زیادہ ایک عاجزی کا اظہار اور محض طفل تسلی۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ بجائے اس کے کہ عیسائی یا ہندو یا دوسرے مذاہب کے لوگ مسلمانوں کو کہتے کہ تم الہام اور وحی سے محروم ہو۔ خود مسلمان ہی کہنے لگ پڑے کہ اب یہ نعمت نہیں مل سکتی۔ اور اس کا دروازہ ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو چکا ہے۔

لیکن میرے دوستو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کا دروازہ بند کیسے ہو سکتا تھا۔

آپ کے غلام نے انہی حقائق سے دنیا کو ایک بار پھر آگاہ کر دیا۔ اور خدائے واحد کا حسین چہرہ دنیا کو دکھا دیا۔ آپ نے بتایا کہ میرا خدا مجھ سے بولتا ہے۔ میری دعاؤں کو سنتا ہے۔ مجھ پر اپنے غیب کا اظہار کرتا ہے۔ مجھے اپنے معجزات اور نشانات عطا کرتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ میں اس رسول کا پیرو ہوں۔ جس سے سچی محبت رکھنا اور جس کی سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور جس پر علوم غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور جسے روحانی برکات سے نوازا جاتا ہے۔ ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

چنانچہ یہی سبب تھا کہ آپ کے غلام کے غلاموں کی زبان پر بھی خدا نے کلام کیا۔ انہیں اپنے الہام سے نوازا۔ ان کی دعاؤں کو سنا اور قبولیت دعا کے نشانات بارش کی طرح ان پر نازل کر کے اپنی ہستی اور اپنے پیار کا ثبوت دیا۔

تفصیلات میں جانے کا وقت نہیں۔ لیکن آج جماعت احمدیہ کا ہر فرد جو اس جلسہ گاہ میں موجود ہے۔ وہ خود اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس بات کا زندہ گواہ اور کسی نہ کسی رنگ میں صاحب تجربہ ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج روئے
سوائے احمدیوں کے کوئی بھی
شخص اس نعمت کا حامل نہیں ہے۔ اور کوئی نہیں جو کہ اس کا اپنے خدا کے ساتھ ایک زندہ تعلق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"امت محمدیہ میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو یہ سمجھتے رہے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی عطا نہیں ہوئی تھی اور آپ کے ذریعہ سے فیوض اور برکات اور رحمتیں حاصل نہیں کی جا سکتی تھیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ نہیں۔ جماعت احمدیہ تو اس پختہ عقیدہ پر قائم ہے کہ ہمارے پیارے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں۔ آپ کی زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ دنیا کی نگاہوں میں دھتکاری ہوئی اس جماعت میں ہزارہا خدا کے ایسے بندے پیدا ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے حصہ لیتے ہیں۔ اور جن کی زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی رہی ہے۔"

(الفضل ۸ فروری ۱۹۷۵ء)

اور پھر یہ کتنی ایمان افروز بات ہے کہ یہ عظیم الشان روحانی تبدیلی صرف اسی ملک میں نہیں آئی۔ صرف انہی احمدیوں میں نہیں۔ جو برصغیر پاک و ہند میں رہتے ہیں۔ یا صرف انہی لوگوں میں نہیں جو پہلے سے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے تھے بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کی برکت سے دنیا کے تمام ملکوں میں جہاں جہاں بھی احمدیت کی آواز پہنچی۔ لوگوں نے اس نعمت خداوندی سے حصہ لیا۔ اور ان نومسلموں کو بھی خدا نے اپنے الہام اور کلام اور اپنے پیار سے نوازا۔ جو نصرانیت اور دہریت کے پنجہ سے نکل کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ کے نیچے آ گئے۔ اور جن میں سے کئی ایک اس وقت اسی جلسہ گاہ میں تشریف رکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایک بڑی دلیل اس بات پر کہ حضرت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اعلیٰ زندگی رکھتے ہیں دوسرا کوئی نہیں۔ آپ کی تاثیرات اور برکات کا زندہ سلسلہ ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سچے مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کر کے خدا تعالےٰ کے مکالمات سے شرف پاتے ہیں اور فوق العادت خوارق ان سے صادر ہوتے ہیں۔ اور فرشتے ان سے باتیں کرتے ہیں۔ دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔"

(اشتہار ۲ مئی ۱۹۰۴ء)

فیضان نبوت محمدیہ کا ایک اور پہلو عہد حاضر میں قرآن کریم اور اس کے علوم کی بکثرت اشاعت اور اس کی اس تفسیر کی شکل میں بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے اس وقت دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ اور جس کی اشاعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے عالمی سطح پر ہو رہی ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ
الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ
لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا

(الفرقان آیت ۲)

میں بتایا گیا تھا کہ قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود سب جہانوں کے لئے نذیر ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے ضروری تھا کہ قرآن کریم کے تراجم اور اس کے علوم دنیا میں پھیلا دیئے جاتے۔ تاکہ اس ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ قومیں قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض کو جذب کر سکیں۔

چنانچہ اس دور میں قرآن کریم کے تراجم کی ایک خاص رو چل پڑی ہے۔ اور اس کا سہرا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسیح محمدی کی پیدا کردہ جماعت کے سر ہے۔ درجنوں زبانوں میں اب تک جماعت کی طرف سے قرآن کریم کے تراجم ہو چکے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ چند سالوں میں جس طرح کہ ہمارے امام نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے پروگرام کے سلسلہ میں فرمایا ہے۔ کم از کم سو زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہو جائیں گے۔

قرآنی علوم کی اشاعت کا یوں عالمگیر سطح پر ہوتے چلے جانا دراصل اس الٰہی سکیم کا ایک حصہ ہے۔ جس کا نام تکمیل اشاعت ہدایت ہے۔ اور جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل کے ذریعہ اسی زمانے میں مقدر تھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اتمام نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول تکمیل ہدایت۔ دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپ کی آمد اول سے ہوئی۔ اور تکمیل اشاعت ہدایت آپ کی آمد ثانی سے ہوئی۔ کیونکہ سورہ جمعہ میں جو آخَرِيْنَ مِنْهُمْ والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے۔ اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اشاعت کے تمام ذریعے اور سلسلے مکمل ہو رہے ہیں۔ چھاپہ خانوں کی کثرت اور آئے دن ان میں نئی باتوں کا پیدا ہونا۔ ڈاک خانوں، تار برقیوں، ریلوں، جہازوں کا اجراء اور اخبارات کی اشاعت ان سب امور نے مل ملا کر دنیا کو ایک شہر کے حکم میں کر دیا ہے۔ پس یہ ترقیاں بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ترقیاں ہیں۔ کیونکہ اس سے آپ کی کامل ہدایت کے کمال کا دوسرا جزو تکمیل اشاعت ہدایت پورا ہو رہا ہے۔"

(تبلیغ حق صفحہ ۸۰، ۸۱ منقول از الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء) (باقی)

ذیلی تنظیموں میں شامل نہ ہونا ایک قومی جرم ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اوپر کی عمر رکھتا ہے۔ مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اس نے بھی ایک قومی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔"

(الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء)

تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ تمام انصار احباب کو تجنید میں شامل فرمائیں۔ اور انہیں بجٹ میں شامل کر کے صحیح آمد پر تشخیص کئے ہوئے بجٹ مرکز میں ارسال فرما دیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزم عبدالباسط مرحوم کی یاد میں

محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ لاہور

عزیزم عبدالباسط مکرمی بزرگوار چوہدری عبدالحمید صاحب (ریٹائرڈ جنرل مینیجر واپڈا) کے صاحبزادے تھے۔ ارشادِ الٰہی "اذکروا موتٰکم بالخیر" کی تعمیل میں مرحوم کے متعلق چند باتیں تحریر کر رہا ہوں۔ جنہیں میں قابلِ ذکر سمجھتا ہوں اور نوجوان طبقہ کی توجہ کے لائق۔

مرحوم اپنی بیوی۔ بچوں اور دوسرے عزیزوں کے ساتھ ۲۵ دسمبر کو جلسہ میں شمولیت کے لئے ربوہ پہنچے۔ جلسہ کے اختتام کے بعد جمعہ کی نماز حضور ایدہ اللہ کے پیچھے ادا کرنے کے لئے ۲۹ کا دن بھی ربوہ میں رہے۔ ۳۰ دسمبر کو شام ساڑھے آٹھ بجے کے قریب بال بچوں کو لے کر کار خود چلاتے ہوئے لاہور پہنچے۔ حضور کے خطبہ کا اثر ذہن پر اس قدر تھا کہ مکان میں داخل ہوتے ہی اپنے والد سے کہا کہ اباجی! حضور کا خطبہ نہایت شاندار اور پُر لطف تھا۔ چہرے پر بے حد بشاشت خوشی اور جوش نمایاں تھا کھانا کھانے کے دوران اور بعد میں بھی اسی موضوع پر گفتگو ہوتی رہی۔

تقریباً ساڑھے دس بجے رات تھوڑی سی نقاہت محسوس کی اور کہا کہ باقی باتیں کل صبح کریں گے۔ اپنے کمرے میں گئے ہی تھے کہ الٹی آ گئی اور بستر پر لیٹ گئے۔ ڈاکٹروں کو بلایا گیا۔ جو آکسیجن اور دیگر ادویات وآلہ جات لے کر ۱۱ بجے پہنچ گئے اور ۲ بجے تک ہر ممکن کوشش کرتے رہے کہ طبیعت سنبھل سکے۔ مگر تکلیف بڑھتی رہی اور دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا ۳۱ دسمبر کو علی الصبح ۲ بجے آخری سانس لیا اور مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

پہلے بھی ایک دفعہ دل کی تکلیف کا عارضہ ہوا تھا لیکن اتنی تکلیف متوقع نہ تھی۔

عزیزم مرحوم کی عمر ۳۹ سال تھی تاہم چہرے سے عمر تیس بتیس برس سے زائد نظر نہ آتی تھی۔ اپنی تکلیف کا اظہار نہ کیا کرتے تھے اور گھر والوں کے استفسار کے جواب میں کہتے کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔ صبر اور برداشت کا مادہ بہت تھا۔

عزیز ہر رشتہ دار۔ دوست۔ ملنے والوں اور ملازمین کے لئے مخلصانہ درد دل رکھتے تھے۔ (ہر ایک سے میل ملاقات رکھتے اور ضرورت کے وقت ضرور ان کے کام آتے) طبیعت میں دلجوئی کا جذبہ اس حد تک تھا کہ کسی عزیز کی خواہش اور ضرورت پر دن ہو یا رات ساتھ چلنے پر آمادہ ہو جاتے۔ اور حتی المقدور ذاتی طور پر ان کی ضرورت کو پورا کرنے پر اصرار کرتے۔ خندہ پیشانی کا اظہار چہرہ پر ہر وقت عیاں رہتا۔ کسی عزیز کے بارے میں اگر کبھی کچھ گلہ بھی کرنا ہوتا تو چہرہ پر تبسم ہوتا۔ تیوری چڑھانے کی کیفیت تو کبھی بھی مشاہدہ میں نہیں آئی جیسے یہ ان کے لئے ممکن ہی نہ ہو۔

سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی بے حد تھی ہر کام اہتمام اور التزام سے کرنے پر آمادہ رہتے۔ چنانچہ ناسازیٔ طبع کے دوران بھی اطاعت کا پہلو نمایاں رہا۔ جلسہ سالانہ پر غیر ممالک سے آنے والے مہمانوں کے استقبال کے سلسلہ میں اپنی کار لے کر عائد کردہ ڈیوٹی تندہی اور توجہ سے انجام دیتے۔ چنانچہ امسال بھی اس ڈیوٹی میں بوقتِ ضرورت شامل ہوئے۔

ایک امر میں عزیز کا کردار قابلِ ذکر اور لائقِ رشک رہا۔ عزیز کی شادی ایک معزز جرمن خاتون سے ہوئی۔ جس سے خدا کے فضل سے چار بچے ہیں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ پاکستانی نوجوان غیر ملکی خواتین سے شادی کر کے اپنا تمدن اور ذہنی کیفیت کو ترک کر دیتے ہیں اور بعض مثالیں ایسی ہیں کہ وہ خواتین لڑکے کے بزرگ والدین اور دیگر عزیز و اقارب اور ان کے مذہبی احساسات کو غیر ضروری تصور کرتے ہوئے ان سے بے رخی اور بعض مرتبہ گستاخی تک کا رویہ اختیار کر لیتی ہیں لیکن یہاں معاملہ بالکل الٹ تھا۔ عزیزہ موصوفہ نے عزیز کے اثر کے تحت اسلام سے تعلق اور اسلامی تمدن پورے رنگ میں اپنا لیا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک سفید رنگ مشرقی خاتون ہی گھر کی بہو ہے۔ یہ کیفیت عزیز مرحوم کے ذاتی کردار کی خوش کن تصویر ہے۔

بیماری کے آخری حملہ اور وفات سے قبل کے لمحات کچھ ایسے تھے کہ عزیز گویا حضور کی جلسہ سالانہ کی تقریروں اور خطبہ جمعہ کے تاثرات میں مخمور ہو۔ بار بار بلکہ متواتر اسی کا ذکر کرتے رہے۔ اسی حالت میں اس جہان سے رخصت ہو کر جہانِ فانی کی طرف سفر بلاشبہ مغفرت کا موجب ہوگا۔ وفات کے بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ سب باتیں عزیز کی نیکی خلوص اور سلسلہ سے محبت پر دلالت کرتی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کے درجات بلند ہوں۔ آمین ثم آمین!

احباب سے بھی عزیز اور اس کے بیوی بچوں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ عزیز کی بڑی دو لڑکیوں نے خدا کے فضل سے قرآن شریف ختم کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ بچیوں اور ان کی والدہ کا ہر رنگ میں کفیل اور نگہبان ہو۔ اور اپنی رضا سے ان کو وافر حصہ عطا فرمائے اور ان کا مستقبل نیک اور درخشندہ ہو۔

عزیز کے والد چوہدری عبدالحمید صاحب اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو چکے تھے۔ اس عمر میں ان پر مزید ذمہ داریاں آئی ہیں خدا تعالیٰ انہیں ان ذمہ داریوں کو بھی کما حقہٗ نبھانے کی استطاعت اور توفیق عطا فرمائے۔

میں احباب کی خدمت میں خاص طور پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ محترم چوہدری صاحب کی درازیٔ عمر اور صحت کے لئے دعا فرمائیں تاکہ ان کی نگرانی میں عزیز عبدالباسط مرحوم کے بچے عمر میں بڑھنے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم کی روح کو اپنی زندگیوں کی زینت بنائیں اور اپنے جواں عمر مرحوم والد کی بلندیٔ درجات کا باعث بنتے رہیں۔ (آمین ثم آمین!)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد اور وقفِ جدید

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ تحریک "وقفِ جدید" سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دیرینہ آرزو کی تعمیل ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند (برصغیر پاک و ہند ناقل) میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں تا حجتِ اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۱۔ تبلیغِ رسالت جلد ۲ صفحہ ۱۰۳)

کیا ہی مبارک ہیں وہ احباب جو حضور علیہ السلام کی اس دیرینہ آرزو کو پورا کرنے کے لئے وقفِ جدید کے سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ عہدیداران مجالسِ انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اپنی مساعی کی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ مرکز میں ارسال فرمایا کریں ۔۔۔ جس سے یہ واضح ہو کہ انصار اللہ کے تعاون و مساعی سے وقفِ جدید کے وعدہ جات اور وصولی میں پہلے کی نسبت کس قدر اضافہ ہوا ہے۔

(ناظم وقفِ جدید)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی ۱۹۷۹ء

امسال سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے "صلح حدیبیہ" الفاظ کی تعداد ۸ ہزار سے ۱۰ ہزار تک۔ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظہیر احمد کارکن امور عامہ)

واقفینِ عارضی پر رحمتوں کا نزول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :-

"ہم میں سے جو دوست وقفِ عارضی پر گئے ہیں انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقفِ عارضی کے لئے باہر گئے ہیں اس لئے وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ دعا و استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتا دیکھتے ہیں"

(الفضل ۱۴ر نومبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

احباب جماعت ہر سال ۲ دو ہفتہ کیلئے وقفِ عارضی میں حصہ لیکر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن)

مرکزی مقابلہ مضمون نویسی

مرکز کی طرف سے مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ ہر سال کروایا جاتا ہے۔ امسال مقابلہ کے لئے عنوان ہے "صلح حدیبیہ"۔ امسال بھی انعامی مقابلہ کی رقم پہلے سے بڑھا کر اوّل۔ دوم اور سوم کے لئے بالترتیب ۷۰۰، ۵۰۰ اور ۳۰۰ روپے کر دی گئی ہے۔ ہر شہری مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو۔ مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے اور مرکز میں مقالہ بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۱۹۷۹ء ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے نصابی کتب ناصرات

ناصرات الاحمدیہ کی عہدیدار، ناصرات کا نصاب دفتر لجنہ مرکزیہ کی معرفت منگوا کر لائحہ عمل کے مطابق پڑھائیں۔ دفتر لجنہ مرکزیہ کو کتابوں کا آرڈر دیتے وقت مطلوبہ کتب کی تعداد اور رقم دستی یا بذریعہ منی آرڈر اسی وقت ادا کریں۔ اگر بذریعہ V.P منگوانا ہو تو V.P کو وصول کرنا منگوانے والے کا فرض ہے۔ چونکہ کتب دفتر خدام الاحمدیہ وغیرہ سے منگوانی ہوتی ہیں اسلئے قیمت کی فوری ادائیگی ضروری ہے۔

نرخنامہ حسب ذیل ہے :-

کامیابی کی راہیں حصہ اول	۱-۲۵
" " " دوم	۱-۰۰
" " " سوم	۱-۵۰
احمدیت کی مختصر تاریخ مصنفہ شیخ خورشید احمد صاحب	۳-۰۰
یاد رکھنے کی باتیں	۱-۵۰

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے خالہ زاد بھائی ظفر احمد صاحب ولد حاجی چوہدری فتح علی صاحب سکنہ میانوالی بنگلہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کو مورخہ ۷-۲-۷۹ بروز بدھ دل کا شدید دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ آپ کی اس نوجوانی میں اچانک وفات پر آپ کے والد صاحب اور دیگر بھائی بہنوں، عزیز و اقارب اور اہل و عیال کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ پسماندگان میں ایک بیوہ، چار لڑکے اور ایک لڑکی شامل ہیں۔ بچے سب نابالغ ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز بھائی کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔

(محمد نواز گوندل۔ زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ)

عزّت اور مرتبے کے حصول کا ذریعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

اگر امروز فکرِ عزّتِ دیں در شما جوشد
شمارا نیز واللہ رتبت و عزّت شود پیدا

ترجمہ :- اگر آج اسلام کی آبرو بچانے کے لئے تمہارے دلوں میں جوش پیدا ہو تو خدا کی قسم تمہارے لئے بھی غیب سے قدر و منزلت پیدا ہو جائیگی۔

سیدنا حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عزّت اور مرتبہ کے حصول کا طریق یہ بتایا ہے کہ دین کی عزّت اور آبرو کو بچانے کے لئے صدق دل سے حقیقی جوش پیدا ہو۔ جس کے نتیجہ میں اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں مالی قربانیاں پیش کی جائیں جن کی اس گھڑی اسلام کی عزّت کو بچانے کے لئے انتہائی ضرورت ہے۔ جو لوگ حضور اقدس کے اس مبارک ارشاد پر عمل پیرا ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابدی اور لافانی عزّتوں اور مرتبوں کے وارث ہوں گے۔

احبابِ جماعت ازراہِ کرم بڑھ چڑھ کر مالی جہاد میں رُوحِ مسابقت کا حق ادا فرمائیں نیز متعلقہ عہدیدارانِ جماعت بھی اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو انتہا تک پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان فرمودہ عظیم بشارتوں کا مورد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنات کی توجّہ کے لئے

وقفِ جدید کے سالِ نو کا آغاز ہوئے ایک ماہ گزر چکا ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ وعدہ جات کی وصولی کا کام جلد از جلد مکمل کر لیں تا کہ سال کے بقیہ وقت میں وصولی کی طرف توجہ دی جا سکے۔ وعدہ جات لیتے وقت اس بات کی پوری کوشش فرمائیں کہ وقفِ جدید کے مالی جہاد میں آپ کی قربانی میں کم از کم ۲۰ فیصد کا اضافہ ضرور ہو جائے۔ شروع سال سے ہی صحیح خطوط پر کام کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر لجنہ اپنے پاس اپنی ممبرات کے وعدہ جات اور وصولی کا اسم وار ریکارڈ رکھے تا معلوم ہو سکے کہ کونسی ممبر اس مبارک تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہ گئی ہیں۔ اور کن کی طرف سے چندہ کی ادائیگی میں سستی ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں اپنی جماعت یا حلقہ کے سیکرٹری صاحب مال سے ابتا رابطہ رکھیں۔ اپنے کام کی رفتار سے ساتھ ساتھ مرکز کو مطلع فرماتی رہیں۔

(سیکرٹری وقفِ جدید لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے وی پی

ایسے خریداران تشحیذ الاذہان کی خدمت میں ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ فروری ۱۹۷۹ء بذریعہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ جن کا چندہ ختم ہے۔

خریداران سے درخواست ہے کہ وی پی وصول فرما کر ادارہ سے تعاون فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

۱- مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دارالنصر شرقی عرصہ سے بعارضہ فالج صاحبِ فراش ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

۲- نیز خاکسار کو عرصہ سے ٹانگ بالخصوص گھٹنے میں بعض اوقات درد شدت اختیار کر جاتی ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(نور الدین خوشنویس دفتر روزنامہ الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے امداد مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم دسمبر ۱۹۷۸ء تا ۱۰ر جنوری ۱۹۷۹ء

(۶)

۴۲۶ - ڈاکٹر غلام نبی صاحب	رحمانپورہ	لاہور	۲۰-۰۰
۴۲۷ - راشد خلیل ملک صاحب	دارالذکر	〃	۲۰-۰۰
۴۲۸ - شیخ رفیق احمد صاحب لبیا	〃	〃	۲۰-۰۰
۴۲۹ لطف المنان خان صاحب منجانب والد صاحب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۳۰ - زبیر احمد صاحب ابن کرنل محمد سعید صاحب	لاہور چھاؤنی		۲۰-۰۰
۴۳۱ - بیگم صاحبہ کیپٹن نثار احمد صاحب		〃	۱۵-۰۰
۴۳۲ - بیگم میاں عبدالعزیز صاحب		〃	۲۰-۰۰
۴۳۳ - ڈاکٹر راحیلہ صاحبہ بنت میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر		〃	۵۰-۰۰
۴۳۴ - ملک عبدالرؤف خان صاحب		〃	۲۵-۰۰
۴۳۵ شفیق احمد صاحب ملک	ماڈل ٹاؤن	لاہور	۱۰-۰۰
۴۳۶ - طاہر احمد صاحب سیالی	〃	〃	۲۰-۰۰
۴۳۷ - نعیمہ فردوس صاحبہ	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۳۸ - چوہدری ناصر احمد صاحب جنزل	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۳۹ - فرزانہ تبسم صاحبہ	〃	〃	۱۶-۰۰
۴۴۰ - منیر احمد صاحب ملک	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۴۱ - سید تبسم حسین شاہ صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۴۲ - حکیم منور احمد صاحب	مصری شاہ	〃	۱۰-۰۰
۴۴۳ - ملک مظفر احمد صاحب	مغلپورہ	〃	۱۰-۰۰
۴۴۴ - نورالحق منظر صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۴۵ - لجنہ اماءاللہ لاہور			۱۷۴-۰۰
۴۴۶ - عبدالرشید صاحب بٹ	باغبانپورہ	لاہور	۲۵-۰۰
۴۴۷ - ثاقب رشید بٹ صاحب	〃	〃	۳۰-۰۰
۴۴۸ - چوہدری نصیر احمد صاحب	راجگڑھ	〃	۲۰-۰۰
۴۴۹ - 〃 وحید سلیم صاحب	محمد نگر	〃	۱۰-۰۰
۴۵۰ - قاضی عبدالرشید صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۵۱ - چوہدری فتح محمد صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۵۲ شمیم طاہرہ صاحبہ	دارالذکر	〃	۱۰-۰۰
۴۵۳ - طلحہ ابن لطف المنان خان صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۵۴ - حارث 〃 〃 〃	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۵۵ - عائشہ بنت 〃 〃	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۵۶ - رفیدہ 〃 〃	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۵۷ - لطف المنان خان صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۵۸ - اہلیہ صاحبہ شیخ احمد علی صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۵۹ - شیخ احمد حسن صاحب	سنت نگر	〃	۱۰-۰۰
۴۶۰ - مرزا منیر احمد صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۶۱ - شیخ سعید احمد صاحب	بھاٹی گیٹ	〃	۱۰-۰۰
۴۶۲ - ڈاکٹر مبشر احمد صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۶۳ - محمد اکرم پال صاحب	〃	〃	۳۰۰-۰۰
۴۶۴ - حکیم عبدالرحیم صاحب	مصری شاہ	〃	۱۰-۰۰
۴۶۵ - اظہر احمد صاحب	رحمانپورہ	〃	۱۰-۰۰
۴۶۶ - والدہ صاحبہ چوہدری نصیر احمد صاحب	〃	〃	۲۰-۰۰
۴۶۷ - شیخ نعیم احمد صاحب	سلطانپورہ	〃	۵۰-۰۰

گمشدہ سامان کے مالکان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل اشیاء جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۸ء کے موقعہ پر گم ہوئیں اور جلسہ سالانہ کے بعد دفتر ہذا میں پہنچ گئیں۔ مالکان اپنی گمشدہ اشیاء کا مطالبہ کرتے وقت اپنی زیر مطالبہ چیز کی شناخت بھی تحریر فرمائیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

۱- ایک مکمل بستر مع بستر بند
۲- جوتے زنانہ بچگانہ ۹ جوڑے
۳- 〃 〃 ایک ایک ۱۸
۴- ایک عدد ٹفن
۵- جگ
۶- گرمنڈلی
۷- دیگچی بغیر ڈھکن
۸- دو ڈبے دھات
۹- ڈھکن ٹفن دو عدد
۱۰- بوتل پلاسٹک
۱۱- فیڈر
۱۲- پرس ۵ عدد
۱۳- ایک عدد خول عینک
۱۴- کی رنگ
۱۵- چادریں مختلف
۱۶- ٹوکری پلاسٹک
۱۷- گرم اونی سیٹ بچگانہ
۱۸- دوپٹے ۱۰ عدد مختلف رنگ
۱۹- گرم اونی ٹوپی و سوتی ۸ عدد
۲۰- عینک دو عدد
۲۱- پتلون ایک عدد
۲۲- کھیس سوتی ایک عدد
۲۳- غلاف تکیہ ۲ عدد
۲۴- میز پوش ۳ عدد
۲۵- دسترخوان ۲ عدد
۲۶- رومال ۱۲ عدد
۲۷- نقاب برقعہ ۲ عدد
۲۸- بچگانہ شلوار قمیص فلیٹ
۲۹- شلوار دو عدد
۳۰- سکارف ایک عدد
۳۱- پاجامے و نکر ۵ عدد
۳۲- 〃 گرم دو عدد
۳۳- مفلر ۷ عدد
۳۴- جراب ۱۲ عدد
۳۵- بنیان ایک عدد
۳۶- بچگانہ سویٹر ۴ عدد
۳۷- تولیہ ایک عدد
۳۸- پگڑی پرانی ایک عدد
۳۹- دستانہ ایک عدد
۴۰- شلوار قمیص فلیٹ
۴۱- پلیٹ لوہا چینی
۴۲- چابیاں ۳ گچھے
۴۳- کپڑا فلیٹ برقعہ
۴۴- کپڑا ایک ٹکڑا فلیٹ
۴۵- 〃 〃 〃 〃
۴۶- 〃 〃 〃 〃
۴۷- 〃 〃 〃 〃

لجنات توجہ فرمائیں

تحریک جدید کے سال نو کی پہلی سہ ماہی گزر چکی ہے۔ تمام لجنات اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں کہ کیا وہ وعدہ جات کی ایک چوتھائی رقم ادا کر چکی ہیں یا نہیں۔ اس سلسلے میں اپنے حلقہ کے سیکرٹری صاحب مالی یا سیکرٹری تحریک جدید سے باقاعدہ اپنا رابطہ رکھیں جو بہنیں اس مبارک تحریک میں تا حال شریک نہ ہوئی ہوں انہیں اس میں شرکت کی ترغیب دلائیں اور کوشش فرمائیں کہ آپ کی لجنہ کی صد فیصد ممبرات اس مالی جہاد میں شریک ہوں۔ آجکل مکرم شبیر صاحب دورے پر گئے ہیں جہاں جہاں جائیں لجنات ان سے تعاون کریں اور زیادہ سے زیادہ وعدہ جات اور وصولی کریں۔ (سیکرٹری تحریک جدید لجنہ اماءاللہ مرکزیہ)

۴۶۸ - شیخ لطیف احمد صاحب	سلطانپورہ	لاہور	۱۱-۰۰
۴۶۹ - اخوند فیاض احمد صاحب	لاہور چھاؤنی		۱۰-۰۰
۴۷۰ - مظفر حسین صاحب		〃	۲۰۰-۰۰
۴۷۱ - چوہدری صفدر علی صاحب		〃	۲۰۰-۰۰
۴۷۲ - 〃 عبدالغنی ہمایوں صاحب		〃	۶۰-۰۰
۴۷۳ - والدہ صاحبہ لطف الرحمٰن صاحب		〃	۱۰-۰۰
۴۷۴ - منصور بشیر صاحب	مزنگ	لاہور	۱۰۰-۰۰
۴۷۵ - محمد افضل چیمہ صاحب	〃	〃	۱۰-۰۰
۴۷۶ - قاضی طاہر احمد صاحب	راجگڑھ	〃	۲۰-۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے امراء کرام/صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ

خواتین کی وصایا پر نظرِ ثانی کے نتیجہ میں بعض موصیات کو از سرِ نو وصیت کرنے کے بارہ میں لکھا جا رہا ہے۔

تمام موصیات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اُن کی وصایا کی منظوری کی بنیاد وہ مالی قربانی بھی ہے جو وصیت کرتے وقت انہوں نے پیش کی تھی۔ اگر بعد ازاں اُن کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ یا آمد میں کوئی بھی تغیّر ہو چکا ہو تو اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اب فوری طور پر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو اپنا پورا پتہ مع ولدیت وصیت نمبر لکھ کر اس تغیر سے مطلع فرماویں تا نظرِ ثانی کے وقت ان کی اس اطلاع کو مدِ نظر رکھا جائے۔

بصورتِ دیگر اگر باوجود کسی بھی تغیر یا تبدیلی کے اس کی اطلاع فوری طور پر دفترِ وصیت کو دی گئی تو بالکل ممکن ہے کہ بعد میں کسی وقت جب اُن کی وصایا میں نمایاں قربانی کا عنصر مفقود پایا جائے تو اُن کی وصایا کو کالعدم متصور کیا جائے۔

تمام اُمراء کرام/صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے سیکرٹریان وصایا کے ذریعہ ہر موصیہ تک یہ اطلاع پہنچا دیں اور کوئی بھی موصیہ اس سے بے خبر نہ رہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

۲۸ فروری ۱۹۷۹ء تک مجموعی و انفرادی بجٹ کو ۱/۲ تک پورا کریں

جیسا کہ امراء اضلاع اور احباب کو علم ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا پانچواں مرحلہ گزرنے میں اب صرف چند دن باقی ہیں۔ امید ہے آپ نے وصولیوں کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیا ہو گا۔

۲۸ فروری ۱۹۷۹ء تک نہ صرف آپ اپنے ضلع کے مجموعی بجٹ کو ۱/۲ تک پورا کریں گے بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر وعدہ کنندہ سے کُل وعدہ کا ۱/۲ وصول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ وہاں کے منتظم کوشش کر کے بقایا بھی وصول کریں۔ مہربانی کر کے پوری سعی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء کو مسجد مبارک ربوہ میں میرے بیٹے عزیزم چوہدری عبدالحی سلمہ کا نکاح مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر عزیزہ روبینہ انجم بنت برادرم مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب اسلم مرحوم تحصیلدار لودھراں سے پڑھا۔ عزیزم عبدالحی اور عزیزہ روبینہ انجم حضرت چوہدری غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف جھنگ کے پوتا اور پوتی ہیں۔

احبابِ کرام دعا فرماویں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار عبدالشکور ریڈیو الیکٹرک سنٹر۔ ملتان چھاؤنی)

۲۔ مکرم غلام مصطفیٰ ابن مکرم غلام محمد خان صاحب مرحوم کا نکاح مسماۃ ذکیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم صاحب مرحوم کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم گیانی عباد اللہ صاحب نے ۹ فروری ۱۹۷۹ء کو مسجد بیت الظفر لطیف آباد (حیدر آباد) میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ خیر و برکت بنائے۔ آمین

(عبدالغفار امیر جماعتِ احمدیہ حیدر آباد)

چندہ وقفِ جدید کے بارے میں ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت انجمن احمدیہ وقفِ جدید میں چندہ وقفِ جدید "دفتر بالغان" اور چندہ وقفِ جدید "دفتر اطفال" کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان دونوں چندوں کی رپورٹ بھی علیحدہ علیحدہ پیش کی جاتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ تمام مقامی جماعتوں میں بھی ان دونوں چندوں کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جائے اور مرکز میں وعدہ جات اور وصولی کی رپورٹیں بھی الگ الگ فارموں پر (جو کہ جماعتوں کو بھجوائے جا رہے ہیں) بھجوائی جایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

اجلاس سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ

مورخہ ۲/۳/۷۹ بروز جمعہ بوقت نو بجے صبح سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کا اجلاس دارالضیافت ربوہ میں منعقد ہوگا۔ براہِ کرم تمام ممبرانِ کرام وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شرکت فرماویں۔ فرداً فرداً بھی ممبران کو اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔

(سیکرٹری سٹینڈنگ شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسار کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر بے شمار دوستوں نے بذریعہ خطوط اور مل کر تعزیت کی ہے اور ہماری ڈھارس بندھائی ہے۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں ایسی برادری عطا کی ہے جو ایک دوسرے کے غم میں شریک ہو کر تسلی کا باعث بنتی ہے۔

خاکسار اپنے جملہ دوستوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اُن جماعتوں کا بھی شکر گزار ہے جنہوں نے مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھ کر اس کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

(عباد اللہ گیانی۔ دفتر الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار ۵ نومبر ۱۹۷۸ء کو کولہے کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے پندرہ دن جناح ہسپتال میں زیرِ علاج رہ کر گھر آ گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اب معجزانہ طور پر چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا ہوں لیکن تا حال بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

احباب آئندہ بھی اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار عبدالرحیم یونس۔ کراچی)

بیماری کوئی بھی ہو
ایک ہفتہ کی دوا بطور نمونہ صرف تین روپیہ ڈاک خرچ پر مفت حاصل کریں۔
فضلِ عمر دواخانہ
گولبازار ربوہ